السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مخلوط تعلیم

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مخلوط تعلیم

الحمدللہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ-وبعد:

میں نے وہ بیان دیکھا ہے ،جواخبار ''السیاستہ '' کے شمارہ نمبر۵٦٤٤ میں مورخہ ۱٤۰٤/۷/۲٤ ہجری کو شائع ہوااورجسے صنعاء یونیورسٹی کے مدیر جناب عبدالعزیزمقالح کی طرف منسوب کیا گیا ہے اورجس میں انہوں نے کہا ہے کہ طالبات کوطلبہ سے الگ کردینے کا مطالبہ شریعت کے مخالف ہے ۔انہوں نے طلبہ وطالبات کے اختلاط کے جواز کےلئے یہ دلیل دی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں تمام مسلمان خواہ مرد ہوں یا عورتیں ایک ہی مسجد میں نماز اداکیا کرتے تھے لہذاضروری ہے کہ تعلیم بھی ایک ہی جگہ ہو۔مجھے ایک اسلامی ملک کی اسلامی یونیورسٹی کے مدیر کا یہ بیان پڑھ کر بہت تعجب ہوا ہے جس سے یہ مطالبہ کیا گیا تھا کہ وہ مردوں اور عورتوں کے شعبوں کوالگ الگ کردے کہ اس میں دنیا وآخرت کی سعادت اور نجات ہے مگرانہوں نے اس کے جواب میں مذکورہ بات کہی ہے جس پر سوائے اس کے اورکیا کہا جائے کہ

إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ 'ولاحول ولاقوۃ الاباللہ

بلاشک وشبہ اس بیان میں اسلامی شریعت کی طرف ایک بے حد غلط بات کومنسوب کیا گیا ہے کیونکہ اسلامی شریعت نے قطعا اختلاط کی دعوت نہیں دی حتی کہ اس کی ممانعت کے مطالبہ کوشریعت کی مخالفت قرار دیا جائے بلکہ اسلامی شریعت نے مردوزن کے اختلاط سے منع کیا اورنہایت سختی سے منع کیا ہے ،ارشادباری تعالی ہے:

وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ (الاحزاب ۳۳/۳۳)

''اوراپنے گھروں میں ٹھہری رہواورجس طرح (پہلے) جاہلیت (کے دنوں) میں اظہار تجمل کرتی تھیں ،اس طرح زینت نہ دکھاو۔''

اورفرمایا:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلَابِيبِهِنَّ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَن يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا (الاحزاب ۳۳/۵۹)

''اے نبی!اپنی بیویوں اوربیٹیوں اورمسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دوکہ (باہر نکلا کریں تو)اپنے (چہروں) پرچادرلٹکا (کرگھونگھٹ نکال) لیا کریں یہ امران کےلئے موجب شناخت (وامتیاز) ہوگا توکوئی ان کوایذانہ دے گااوراللہ بخشنے والامہربان ہے۔''

مزید فرمایا:

وَقُل لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ۖ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ ۖ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ (النور ۲٤/۳۱)

''اورمومن عورتوں سے بھی کہہ دوکہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھاکریں اوراپنی شرم گاہوں (عصمتوں) کی حفاظت کیاکریں اوراپنی آرائش (یعنی زیورکے مقامات) کوظاہر نہ ہونے دیں مگرجواس میں سے کھلارہتا ہواوراپنے سینے پراپنی اوڑھنیاں اوڑھے رہاکریں اوراپنے خاوند،باپ،خسر،بیٹوں،خاوند کے بیٹوں،بھائیوں،بھتیجوں،بھانجوں اوراپنی (ہی قسم کی) عورتوں اورلونڈی غلاموں کے سوا۔۔۔۔کسی پراپنی زینت (اورسنگھارکے مقامات) کوظاہر نہ ہونے دیں۔''

سلسلہ بیان جاری رکھتے ہوئے آگے اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایاکہ:

وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِن زِينَتِهِنَّ ۚ وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (النور ۲٤/۳۱)

''اور اپنے پاؤں (ایسے طور پر زمین) پر نہ ماریں کہ (جھنکار کی آواز کانوں میں پہنچے اور) ان کا پوشیدہ زیور معلوم ہوجائے اور اے اہل ایمان! سب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔''

اور فرمایا:

وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِن وَرَاءِ حِجَابٍ ۚ ذَٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ (الاحزاب ۳۳/۵۳)

''اور جب پیغمبروں کی بیویوں سے کوئی سامان مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگو، یہ تمہارے اور ان کے (دونوں کے) دلوں کے لئے بہت پاکیزگی کی بات ہے۔''

یہ آیات کریمہ اس امر پر دلالت کناں ہیں کہ عورتوں کے لئے حکم شریعت یہ ہے کہ فتنہ کے خوف کی وجہ سے وہ اپنے گھروں ہی میں رہیں ہاں البتہ بوقت ضرورت وہ اپنے گھروں سے باہر نکل سکتی ہیں، پھر اللہ تعالی نے انہیں یہ حکم دیا ہے کہ جب بوقت ضرورت وہ اپنے گھروں سے باہر نکلیں تو اس طرح اظہار تجمل نہ کریں جس طرح دور جاہلیت میں وہ اپنی زینت کا اظہار کیا کرتی تھیں یعنی اپنے حسن وجمال کے مقامات کو مردوں کے سامنے ظاہر نہ کریں۔ صحیح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''میرے بعد مردوں کے لئے عورتوں سے بڑھ کر اور کوئی فتنہ نہیں ہے۔'' (متفق علیہ) بروایت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ۔ نیز صحیح مسلم میں یہ روایت اسامہ اور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ دونوں سے مروی ہے۔ صحیح مسلم میں حضرت اابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا'' بے شک دنیا شیریں اور سرسبز وشاداب ہے اور اللہ اس میں تمہیں یکے بعد دیگرے بھیجنے والا ہے اور وہ دیکھنا چاہتا ہے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو، دنیا سے بچ جاو اور عورتوں سے بچ جاو کیونکہ بنی اسرائیل میں رونما ہونے والا پہلا فتنہ بھی عوتوں کا ہی تھا۔'' سچ فرمایا ہے رسول اللہ ﷺ نے، بلاشبہ عورتوں کی وجہ سے خصوصا اس دور میں بہت بڑا فتنہ رونما ہوچکا ہے، جب کہ عورتوں نے پردہ کرنا چھوڑ دیا ہے، زمانہ جاہلیت کی طرح زیب زینت کا اظہار شروع کردیا ہے، جس کی وجہ سے فواحش ومنکرات کی کثرت ہوگئی ہے اور بہت سارے ملکوں میں نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں نے، اللہ تعالی کے مقرر کردہ نظام شادی سے روگردانی کرکے بدکاری کی زندگی بسر کرنا شروع کردی ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالی نے یہ بھی فرمادیا ہے کہ پردہ سے سب کے دلوں کو پاکیزگی حاصل ہوگی تو اس سے معلوم ہوا بے پردگی سے سب کے دل ناپاک بھی ہوجاتے ہیں اور راہ حق سے منحرف بھی!

یاد رہے کلاس روم میں طالبہ کا طالب علم کے ساتھ اکٹھے بیٹھنا فتنے کا بہت بڑا سبب ہے کہ اس کی وجہ سے اس پردے کو ترک کردیا جاتا ہے جس کا اللہ تعالی نے اپنی مومن بندیوں کو حکم دیا ہے اور منع فرمایا ہے کہ وہ اپنی زینت کا اظہار بجزان محرموں کے کسی کے سامنے کریں، جن کا اللہ تعالی نے سورہ نور کی سابقہ آیت میں ذکر فرمایا ہے۔ جو شخص یہ کہتا ہے کہ پردے کا حکم خاص طور پر صرف امہات المومنین رضی اللہ عنہما کے لئے تھا، وہ بہت دور کی کوڑی لاتا اور کتاب وسنت کے ان بے شمار دلائل کی مخالفت کرتا ہے، جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ پردے کا حکم عام ہے، یہ حکم امہات المومنین کے لئے بھی ہے اور دیگر تمام مسلمان عورتوں کے لئے بھی نیز یہ شخص درج ذیل ارشاد باری تعالی کی بھی مخالفت کرتا ہے کہ:

ذَٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ (الاحزاب ۳۳/۵۳)

''یہ تمہارے اور ان کے (دونوں کے) دلوں کے لئے بہت پاکیزگی کی بات ہے۔''

لہذا یہ کہنا جائز نہیں ہے کہ پردہ امہات المومنین اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دلوں کے لئے تو پاکیزگی کا سبب تھا دوسروں کے لئے نہیں اور اس بات میں بھی کوئی شک نہیں کہ امہات المومنین اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نسبت دوسرے لوگوں کو پردے کی زیادہ ضرورت ہے کیونکہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دوسرے لوگوں میں قوت ایمان اور بصیرت حق کے اعتبار سے بہت زیادہ فرق ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، صحابیات۔۔۔ جن میں امہات المومنین بھی شامل ہیں۔۔۔ رضی اللہ عنہم۔ جو حضرت انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد لوگوں میں سب سے بہتر ہیں اور رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد کے مطابق جو صحیحین میں ہے، افضل القرون ہیں، اگر پردہ ان کے دلوں کے لئے پاکیزگی کا باعث ہے تو بعد کے لوگ اس پاکیزگی وطہارت کے، پہلے لوگوں کی نسبت زیادہ ضرورت مند اور محتاج ہیں اور پھر یہ بھی جائز نہیں کہ کتاب وسنت میں وارد نصوص کو کسی صحیح دلیل کے بغیر امت میں سے کسی کے ساتھ مخصوص کردیا جائے لہذا معلوم ہوا کہ پردہ سے متعلق آیات واحادیث عام ہیں، ان کا حکم آنحضرت ﷺ کے عہد سے لے کر قیامت تک کے لئے ہے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنے رسول ﷺ کو اپنے عہد سے لے کر قیامت تک آنے والے تمام جنوں اور انسانوں کی طرف مبعوث فرمایا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے:

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا (الاعراف ۷/۱۵۸)

''(اے محمد ﷺ!) کہہ دو کہ لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ تعالی کا بھیجا ہوا ہوں (یعنی اس کا رسول ہوں)''

اور فرمایا:

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا (سبا ۳۴/۲۸)

''اور اے محمد ﷺ!) ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے لئے خوشخبری سنانے اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔)''

قرآن کریم صرت نبی ﷺ کے عہد مبارک کے لوگوں ہی کے لئے تو نازل نہیں ہوا تھا بلکہ یہ ان کے لئے بھی اور قیامت تک آنے والے ان تمام انسانوں کے لئے بھی نازل ہوا ہے، جن کے پاس اللہ تعالی کی یہ کتاب مقدس پہنچ جائے۔

جیسا کہ اشاد باری تعالی ہے:

هَٰذَا بَلَاغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنذَرُوا بِهِ وَلِيَعْلَمُوا أَنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ وَلِيَذَّكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ (ابراھیم ۱۴/۵۲)

''یہ (قرآن) لوگوں کے نام (اللہ کا پیغام) ہے تاکہ ان کو اس سے ڈرایا جائے اور تاکہ وہ جان لیں کہ وہی اکیلا معبود ہے اور اہل عقل نصیحت پکڑیں۔''

اور فرمایا:

وَأُوحِيَ إِلَيَّ هَٰذَا الْقُرْآنُ لِأُنذِرَكُم بِهِ وَمَن بَلَغَ (الانعام ۶/۱۹)

''اور یہ قرآن مجید مجھ پر اس لئے اتارا گیا ہے کہ اس کے ذریعے تم کو اور جس شخص تک یہ پہنچ سکے (سب کو) ڈراؤں''

نبی کریم ﷺ کے عہد میں عورتوں اور مردوں کا وہ اختلاط نہیں ہوتا تھا نہ مسجدوں میں اور نہ بازاروں میں جس سے آج مصلحین منع کرتے اور قرآن، سنت اور علماء امت جس کے فتنہ سے بچنے کی تلقین کرت ہیں۔ عورتیں مسجد نبوی میں نماز اس طرح ادا کرتی تھیں کہ وہ مردوں سے پیچھے ہوتیں اور ان کی صفیں مردوں کی صفوں سے بہت دور ہوتی تھیں اور نبی ﷺ ارشاد فرماتے تھے کہ ''مردوں کی بہترین صف پہلی اور بری صف آخری ہے اور عورتوں کی بہترین صف آخری اور بری صف پہلی ہے۔'' یہ آپؐ اس لئے فرماتے تاکہ مردوں کی آخری صف کو عورتوں کی پہلی صف کے ساتھ ملنے کی وجہ سے ان کے فتنہ میں مبتلا ہونے سے بچا سکیں۔ نبی کریم ﷺ کے عہد میں مردوں کو یہ حکم بھی دیا جاتا تھا کہ وہ جلدی نہ کریں اور کچھ دیر کے لئے رک جائیں تاکہ عورتیں مسجد سے چلی جائیں اور یہ بھی آپؐ اس لئے فرماتے تاکہ مردوں اور عورتوں کا مسجد کے دروازوں پر اختلاط نہ ہو اور یہ احکام ان مردوں اور عورتوں کے لئے تھے جو ایمان اور تقوی کے اعتبار سے بہت بلند مقام پر فائز تھے۔ اس سے اندازا لگایئے کہ ان کے بعد آنے والے مسلمانوں کو ان احکام کی پابندی کس قدر شدت سے کرنی چاہئے اس دور میں عورتوں کو اس بات سے بھی منع کیا جاتا تھا کہ وہ راستہ کے درمیان میں چلیں اور انہیں یہ حکم تھا کہ وہ راستہ کے کناروں پر چلیں، اس میں بھی یہی حکمت تھی کہ وہ مردوں کے ساتھ نہ ٹکرائیں اور راستہ میں چلتے ہوئے ایک دوسرے کے ساتھ نہ لگیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مومن عورتوں کو یہ بھی حکم دیا ہے کہ اپنے اوپر چادر اوڑھ کر اپنی زینت کو چھپائیں تاکہ فتنہ سے بچا جاسکے، اللہ تعالیٰ نے انہیں اس بات سب بھی منع فرمایا کہ وہ اپنی زینت کو ان لوگوں کے سوا کسی اور کے سامنے ظاہر کریں، جن کا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ذکر فرمایا ہے تاکہ اسباب فتنہ کی بیخ کنی، اسباب عفت کی ترغیب نیز فتنہ وفساد اور اختلاط کی خرابیوں سے دور رہا جاسکے۔

جامعہ صنعاء کے مدیر۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت اور رشد وبھلائی سے نوازے۔۔۔۔ کو یہ بات کیسے زیب دیتی ہے کہ وہ اختلاط کی دعوت دیں اور پھر یہ دعوی بھی کریں کہ اسلام نے اس کی دعوت دی ہے، جامعہ کے ماحول مسجد کے ماحول کی طرح اور تعلیمی اوقات، نماز کے اوقات کی طرح ہیں حالانکہ ان دونوں باتوں میں زمین وآسمان کا فرق ہے، ہر اس شخص کو یہ فرق بہت نمایاں نظر آئے گا جس کی اللہ تعالیٰ کے اوامر و نواہی پر نظر ہوگی اور وہ اس حکمت کو سامنے رکھے گا جس کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو احکام سکھائے اور مردوں اور عورتوں سے متعلق اپنے ان احکام کو اپنی کتاب عظیم میں بیان فرما دیا ہے۔ کسی مومن کے لئے یہ بات کہنا کس طرح جائز ہو سکتا ہے کہ ایک طالبہ کا کلاس روم میں ایک ہی ڈیسک پر ایک طالب علم کے ساتھ بیٹھنا اسی طرح ہے جس طرح ایک عورت مسجد میں مردوں کی صفوں کے پیچھے عورتوں کی صفوں میں ان کے ساتھ بیٹھتی ہے؟ یہ بات کوئی ایسا شخص نہیں کہ سکتا جس میں ذرہ برابر بھی ایمان وبصیرت ہو اور جس میں اس قدر عقل ہو کہ وہ جو کچھ اپنے منہ سے کہہ رہا ہو، اسے سمجھتا بھی ہو۔ یاد رہے کہ اگر ہم یہ تسلیم بھی کرلیں کہ طالبات شرعی پردہ کی پابندی کرتی ہیں۔ (تو پھر بھی ان کے لئے طلبہ کے ساتھ اختلاط جائز نہیں) لیکن اگر وہ طلبہ کے ساتھ کلاس روم میں ایک ہی کرسی (سیٹ) پر اس طرح بیٹھیں کہ انہوں نے بناؤ سنگھار کر رکھا ہو اپنے محاسن کو ظاہر کر رکھا ہو اور فتنہ انگیز نگاہوں اور باتوں پر بھی کوئی قدغن نہ ہو تو پھر اس کے سوا ہم کیا کہہ سکتے ہیں کہ فاللہ المستعان ولاحول ولاقوۃ الا باللہ اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَٰكِن تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ (الحج ۲۲/۴۶)

''بات یہ ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ دل جو سینوں میں ہیں (وہ) اندھے ہو جاتے ہیں۔''

''مدیر جامعہ صنعاء نے جو یہ کہا ہے کہ ''امر واقعہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد سے مسلمان مرد اور عورتیں ایک ہی مسجد میں نماز ادا کرتے رہے ہیں لہذا تعلیم بھی سب کی ایک ہی جگہ ہونی چاہئے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ یہ تو صحیح ہے کہ مرد اور عورتیں ایک ہی مسجد میں نماز ادا کرتے تھے لیکن عورتیں مسجد کے پچھلے حصے میں ہوتی تھیں، انہوں نے پردے کا پورا پورا اہتمام کیا ہوتا تھا اور وہ ان تمام امور سے محفوظ تھیں جو باعث فتنہ ہیں اور مرد مسجد کے اگلے حصے میں ہوتے تھے۔ عورتیں وعظ و نصیحت اور خطبہ سنتیں، نماز ادا کرتیں اور سن کر اور دیکھ کر دین کے احکام سیکھتی تھیں۔ عید کے دن نبی کریم ﷺ مردوں کو وعظ و نصیحت کرنے کے بعد عورتوں کی صفوں کے پاس تشریف لے آتے کیونکہ دور ہونے کی وجہ سے انہوں نے خطبہ نہیں سنا ہوتا تھا اس لئے آپ انہیں بھی وعظ و نصیحت فرماتے۔ اگر مردوں اور عورتوں کے ایک ہی مسجد میں نماز ادا کرنے کی یہ صورت ہو تو اس میں کوئی اشکال یا حرج نہیں ہے۔

اشکال، مدیر جامعہ صنعاء۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت، اصلاح قلب اور فقاہت دین سے نوازے۔۔۔ کی اس بات میں ہے (کہتے ہیں) کہ ''اس سے معلوم ہوا کہ ضروری ہے کہ تعلیم بھی ایک ہی جگہ ہو۔'' تعجب ہے کہ یہ کیسے جائز ہے کہ وہ ہمارے اس دور کے طریق تعلیم کو ایک ہی مسجد میں مردوں کے پیچھے نماز کے ساتھ تشبیہ دیں حالانکہ آج کے طریق تعلیم میں اور نبی کریم ﷺ کے دور میں مردوں کے پیچھے، مسجد کے پچھلے حصہ میں عورتوں کے نماز ادا کرنے میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج مصلحین اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ مردوں اور عورتوں کے تعلیمی ادارے الگ الگ ہونے چاہئیں تاکہ طالبات الگ تعلیم حاصل کریں اور طلبہ الگ، اسی صورت میں ہی طالبات اپنی استانیوں سے حجاب اور مشقت کے بغیر آسانی سے تعلیم حاصل کر سکتی ہیں اور پھر تعلیم حاصل کرنے کا وقت کافی طویل ہوتا ہے جب کہ نماز ادا کرنے کا وقت بہت مختصر ہوتا ہے اور پھر طالبات کے لئے خواتین کے مخصوص تعلیمی اداروں میں علم حاصل کرنا طلبہ وطالبات سب کے لئے عفت وپاک دامنی کے حصول اور اسباب فتنہ سے دور رہنے کا سبب ہے۔ نوجوان جب اپنے مخصوص تعلیمی اداروں میں علم حاصل کریں گے تو ایک طرف وہ اسباب فتنہ سے محفوظ رہیں گے تو دوسری طرف توجہ وانہماک سے تعلیم حاصل کریں گے، اساتذہ کرام کے لیکچروں کو غور سے سنیں گے اور زہریلی نظروں، فسق فجور کی داعی باتوں، طالبات کے ساتھ دلچسپی اور مشغولیت جیسے قبیح کاموں سے بھی محفوظ رہ سکیں گے۔

اللہ تعالیٰ اس مدیر کی اصلاح فرمائے، انہوں نے جو یہ کہا ہے کہ طالبات کو طلبہ سے الگ کر دینے کا مطالبہ رجعت پسندی بھی ہے اور مخالف شریعت بھی، لہذا یہ مطالبہ ناقابل قبول ہے، حالانکہ یہ مطالبہ تو اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کی خیر خواہی ہے، اس کے دین پر عمل ہے اور ان آیات کریمہ اور دو احادیث پر عمل ہے جن کو قبل ازیں بیان کیا گیا ہے۔ میری مدیر کے لئے یہ نصیحت ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے، جو کچھ اس نے کہا ہے اس سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرے، راہ حق وصواب کی طرف رجوع کرے کیونکہ حق وصواب کی طرف رجوع ہی فضیلت اور ایک طالب علم کے حق وانصاف کے لئے جستجو کی دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو راہ راست کی ہدایت فرمائے، ہمیں اور تمام مسلمانوں کو بغیر علم کے کئی بات کہنے، گمراہ کن فتنوں اور شیطان کے وسوسوں سے بچائے۔ اللہ تعالیٰ سے یہ بھی دعا ہے کہ وہ ہر جگہ کے مسلمان علماء وقائدین کو اس بات کی توفیق عطا فرمائے جس میں دنیا وآخرت کے اعتبار سے بندگان الہی اور اس کے ملکوں کی بھی بھلائی ہو اور ہم سب کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق سے سرفراز فرمائے۔

_ انہ جواد کریم ' وصلی اللہ علی نبینا محمد وآلہ وصحبہ والتابعین اللہم باحسان الی یوم الدین))

عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

چیئرمین

ادارات بحوث علمیہ وافتاء ودعوۃ وارشاد،

سعودی عرب وچیئرمین

تاسیسی کونسل رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ